احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۱۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۰۴ | جمعرات - ۸ - ربیع الثانی - ۱۴۱۵ھ '۱۵- تبوک ۱۳۷۳ ہش' ۱۵- ستمبر ۱۹۹۴ء

خصوصی درخواستِ دعا

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو کل (۱۳- ستمبر) کو دل کا شدید دورہ پڑا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ پہلے ۴۸ گھنٹے مشکل ہیں۔ فوری طور پر ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ اب طبیعت STABLE ہے۔ آپ بڑی مخلص خاتون ہیں۔ دردمند دل رکھنے والی ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے خصوصی توجہ اور درد دل سے دعا کریں۔ مولا کریم آپ کو اپنے خاص فضل سے شفا عطا کرے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدائے تعالیٰ کے عجائباتِ قدرت میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ اس سے محبتِ الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساسِ موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آجائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔ انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۴)

محترم حکیم عبدالحمید اعوان وفات پاگئے

ربوہ = ۱۴- ستمبر۔ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم حکیم عبدالحمید اعوان صاحب مالک مشہور دواخانہ' جو حضرت حکیم نظام جان کے فرزند تھے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

موصوف نہایت نیک متقی' خدا ترس' مخیر اور مخلص خادم دین تھے۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ نہایت ماہر حاذق حکیم تھے۔ گوجرانوالہ میں چوک گھنٹہ گھر میں مطب کرتے تھے ربوہ اور دیگر شہروں میں بھی جاتے تھے۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال الثانی کے بہنوئی مکرم چوہدری مقبول احمد کاہلوں صاحب کے جگر اور پتہ میں خرابی کے باعث ان کا اپریشن مورخہ ۱۲- ستمبر کو راولپنڈی کے ہسپتال میں سرجن ڈاکٹر مکرم جنرل محمود الحسن صاحب نے کیا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ تاہم خون کی کمی اور بہت نقاہت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ملک عبدالوحید سلیم آف سمن آباد لاہور کے سر کے C.T.SCAN ایکس رے سے معلوم ہوا ہے کہ دماغ کے دائیں طرف جھلی کے اوپر معمولی سائیومر ہے ان کا اپریشن جنرل ہسپتال لاہور میں تین چار روز تک ہو گا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہر چیز خدا سے مانگو اور اس کی خوشنودی کیلئے اس کی راہ پر خرچ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دنیا میں جو حسنہ ملتی ہیں' جو چیزیں' جو نعماء ملتی ہیں وہ سب اخروی حسنہ کے حصول کا سامان پیدا کرنے والی ہیں۔ موٹی مثال ہے صحت جسمانی۔ صحت کا ہونا خدا تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اور ایک صحت مند بد معاشیوں میں بھی اپنی صحت خراب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا صحت مند بندہ خدا کے حضور اپنی صحت کے نتیجہ میں ایثار و اخلاص کے وہ کارنامے دکھاتا ہے کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ مثلاً صحابہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں جو کسریٰ اور قیصر سے جنگیں ہوئیں ان میں تاریخ (ہمیں بتاتی ہے) اتنا فرق ہوتا تھا تعداد میں۔ مسلمانوں کی تعداد اس قدر کم اور کسریٰ کی حکومت جو بہت بڑی ایمپائر تھی اس وقت کی دنیا میں اور قیصر کی حکومت جو بہت بڑی ایمپائر تھی اس وقت کی دنیا میں' ان کی فوجیں پانچ گنا' سات گنا بعض دفعہ آٹھ گنا زیادہ ہوتی تھیں۔ اگر پانچ گنا بھی زیادہ ہوں اور ساڑھے سات گھنٹے لڑائی ہو دن میں' تو ہر گھنٹے کے بعد نئی تازہ دم فوج سامنے آجائے گی۔ اور ایک (صاحب ایمان) ساڑھے سات گھنٹے لڑتا رہے گا۔ ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد تازہ دم فوج میں سے کسریٰ اور قیصر کی تازہ دم فوجوں کا ہر سپاہی ڈیڑھ گھنٹہ لڑے گا۔ مسلمان سپاہی ساڑھے سات گھنٹے ان کے مقابلہ میں لڑ رہا تھا۔ یہ شکل بنی لڑائی میں۔ میں نے بڑا سوچا اور بڑا ہی حیران ہوا ہوں کہ کس قدر صحت اور عزم ایک (ایماندار) کو خدا تعالیٰ نے دیا۔ اگر عزم ہو اور صحت نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر صحت ہو اور عزم نہ ہو تو کچھ نہیں ہو گا۔ میں نے کہا ہے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اب میں کہتا ہوں۔ کچھ نہیں ہو گا۔ تو ان کو صحت بھی دی خدا نے عزم بھی دیا خدا نے۔ تو صحت جسمانی دنیوی حسنہ ہے۔ اس دنیا سے جسم کا تعلق ہے۔ خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو صحت' اس لئے نہیں کہ عیاشی میں اسے ضائع کرو گے اس لئے مانگو کہ میری راہ میں اس کو خرچ کرو گے۔ اور میرے پیار

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۵- تبوک ۱۳۷۳ ہش ۱۵- ستمبر ۱۹۹۴ء

رحم کرو- رحم کئے جاؤ گے

عمومی طور پر سب سے زیادہ دعا جو دی جاتی ہے وہ غالباً یہ ہے کہ "اللہ رحم کرے" ادھر کسی نے اپنی مشکل یا مصیبت کا ذکر کیا اور ادھر ہمارے منہ سے نکلا "اللہ رحم کرے" اور حقیقت یہ ہے کہ جس پر اللہ رحم کردے اسے اور کوئی حاجت نہیں رہتی- رحم کرے' میں ہر وہ بات آجاتی ہے جو انسان کی حالت کو بہتر سے بہتر بناتی ہے- پس اللہ رحم کرے بہت بڑی دعا ہے اور اگر سوچ سمجھ کے مانگی جائے تو یہ سب دعاؤں کا نچوڑ لگتی ہے ہم اپنے لئے بھی یہی دعا کرتے ہیں اور اوروں کے لئے بھی مشکل اور مصیبت سے نجات پانے کے لئے یہی دعا کرتے ہیں- لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرتا کس طرح ہے- اور کس پر رحم کرتا ہے- اور کون ہے جو اس کے رحم سے دور رہتا ہے-

اللہ تعالیٰ کے رحم کرنے کے طریق تو اتنے زیادہ ہیں کہ سوچے بھی نہیں جاسکتے- انگریزی میں کہتے ہیں کہ اس کے طریق رازدرانہ ہیں یعنی ایسے جنہیں ہم نہیں جان سکتے- ہمارے وہم و گمان میں بھی ایک بات نہیں ہوتی اور وہ ہو جاتی ہے- ہم ایک ذرہ مانگتے ہیں اور ایک انبار مل جاتا ہے- ہم سو رہے ہوتے ہیں اور وہ جاگ رہا ہوتا ہے اور ہماری حفاظت کررہا ہوتا ہے ہمارے لب ملنے بھی نہیں پاتے اور بات پوری ہو جاتی ہے غرضیکہ اس کے رحم کے طریق یا اس کی مدد کے طریق یا اس کے دینے کے طریق ہماری سوچ سے بھی زیادہ ہیں-

اور وہ رحم کرتا کن پر ہے ان لوگوں پر جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں بندوں میں ایک تو ساری مخلوق شامل ہے چاہے ان کی نسل کچھ ہی ہو ان کا رنگ کچھ ہی ہو- ان کا مسلک کچھ ہی ہو اور ان کا مذہب کچھ ہی ہو پس جو بھی اس کی مخلوق ہے اس پر رحم کرے اور دل کھول کر رحم کرے جو بن پڑتا ہے کرے اور دریغ نہ کرے اللہ تعالیٰ مخلوق کو اپنی عیال کہتا ہے اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں کرتا گورے اس کی عیال ہیں یا کالے اس کی عیال ہیں- کوئی تخصیص نہیں- اور وہ اپنی عیال سے محبت کرتا ہے- جو اس کی عیال سے محبت کرے گا جو اس کی عیال پر رحم کرے گا اس سے وہ محبت بھی کرتا ہے اور اس پر رحم بھی کرتا ہے-

گویا کہ وہ رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے اس کے بالمقابل کہا جاسکتا ہے کہ جو مخلوق پر رحم نہیں کرتے اللہ تعالیٰ بھی ان پر رحم نہیں کرتا- وہ رحم کے مستحق بھی کس طرح ہو سکتے ہیں- جب وہ ایک ذرہ کسی کو دینا نہیں چاہتے تو وہ ڈھیروں ڈھیر کی توقع کس طرح رکھ سکتے ہیں-

آئیے مخلوق پر رحم کریں اور خالق کے رحم کے مستحق بنیں- اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ایسے بن سکیں جن پر وہ از خود رحم کرنا چاہے اور رحم کرے- اور بے انتہا رحم کرے- رحم سے دریغ نہ کیجئے- جہاں تک ممکن ہے اور جہاں بھی ممکن ہے رحم کے جذبے کو کام میں لائیں-

---

اِک دوسرے کو مار بھگایا تو کیا کِیا
جینے کا لُطف جب ہے کہ باہم دِگر جیو
زخموں پہ زخم دینا تو آساں ہی مگر
ایسے بنو کہ زخم نظر آئے تو سیو

ابوالاقبال

○

آج ہو سکتا نہیں ہے وہ جو کَل ہونا ہے
میرے لمحوں کو تو صدیوں کا بَدل ہونا ہے

میں نے اک عمر گذاری ہے تمہارے در پر
میرے کانٹوں کو بھی مانندِ کنول ہونا ہے

قربِ منزل کا یقیں کیوں نہیں آتا تم کو
سنگِ میلوں میں کوئی ردّ و بدل ہونا ہے؟

آپ روٹھے ہیں تو یہ بات بھی سوچی ہوتی
میری جانب سے بھی کچھ ردِّ عمل ہونا ہے

عہد اور عہدِ وفا منہ کی نہیں ہے یہ بات
آپ دیکھیں گے کہ اب اس پہ عمل ہونا ہے

میں نے مشعل جو جلائی ہے وہ جلتی ہی رہے
ہر اندھیرے کو ضیاؤں کا بدل ہونا ہے

موت پر تو ہیں عیاں زیست کے سارے پہلو
فاش جینے پہ ابھی رازِ اجل ہونا ہے

میرے گذرے ہوئے کل سے مرا آج اچھا ہے
آج سے اَور بھی بہتر مرا کل ہونا ہے

میری ہر بات کی بنیاد ہے اک ریت کا ڈھیر
اُس کا ہر لفظ بہرحال اٹل ہونا ہے

پِستے ہیں وہ جنہیں ظلم کی چکی میں نسیم
ان سے اس دنیا کی آفات کا حل ہونا ہے

نسیم سیفی

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ابھی دو روز تک رمضان مبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے مدینے کو بھٹی کی طرح قرار دیا جس میں زنگ آلود لوہا جب لوٹایا جاتا ہے تو اس کا زنگ' اس کی آلودگیاں جل کر خاک ہو جاتی ہیں اور وہ صاف شفاف ہو کر دوبارہ باہر نکلتا ہے' اسی طرح وقت کے لحاظ سے رمضان کا ظرف بھی بھٹی کا حکم رکھتا ہے اور رمضان کے لفظ میں بھی گرمی اور شعلوں کی تیزی اور بھسم کر دینے والے معنی پائے جاتے ہیں۔ پس ان معنوں میں رمضان کا مہینہ ہمارے گناہوں' ہماری آلودگیوں' ہماری گذشتہ غفلتوں کو جلانے کا کام دے گا اگر ہم اپنے آپ کو اس مہینے کے حضور پیش کر دیں۔ اور مہینے کے حضور پیش کرنے میں ایک یہ بھی مضمون شامل ہے کہ اپنے مختلف پہلوؤں کو بدل بدل کر اس مہینے کے سامنے رکھیں۔ جس طرح ایک انسان جب آگ پر کوئی چیز بھونتا ہے تو اس کے پہلو بدلتا رہتا ہے ورنہ ایک پہلو جو آگ کے دوسری طرف ہو وہ ٹھنڈا رہ جاتا ہے۔

پس رمضان مبارک میں بھی انسان کو اپنی بدیاں تلاش کر کے مختلف پہلوؤں سے رمضان کے حضور پیش کرنی چاہئیں اور اس پہلو سے آپ غور کریں تو آپ کو یوں لگے گا کہ جیسے انسان اس مہینے میں ہمیشہ کروٹیں بدلتا ہوا' مختلف پہلوؤں سے خدا سے التجائیں کرتا ہوا' مختلف زاویہ ہائے نظر سے اپنی کمزوریوں کا مطالعہ کرتا ہوا مسلسل ایک نئی کیفیت کے ساتھ گزرتا چلا جائے گا یعنی رمضان مبارک میں یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی کیفیت سے داخل ہوں اور اسی کیفیت سے باہر آئیں بلکہ ہر روز ایک نیا مضمون آپ پر ظاہر ہوتا چلا جائے گا۔ ہر روز رمضان مبارک کی نئی برکتیں آپ کی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر اس طرح آپ جستجو اور محنت سے اس مہینے سے گزریں گے تو ایک نیا وجود پا کر نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جب نکل جاتے ہیں تو پھر واپسی کا دور بھی شروع ہو جایا کرتا ہے اور اسی رمضان مبارک میں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ جس مقام سے چلے تھے اگلے رمضان مبارک میں داخل ہوتے وقت اس مقام پر نہ پہنچ چکے ہوں اور بلکہ خطرہ ہے کہ اس سے نیچے نہ گر چکے ہوں۔

بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ ایک انسان رمضان مبارک میں سے نیک نیت کے ساتھ گزرتا ہے۔ جدوجہد کے ارادے لے کر داخل ہوتا ہے۔ پھر اسے اپنے ارادوں کو عمل میں ڈھالنے کی توفیق بھی ملتی ہے اور وہ رمضان سے بہت کچھ پاتا ہے اور بہت بدیاں کھو کر اس مہینے سے باہر آتا ہے۔ لیکن جب وہ باہر آتا ہے تو پھر از سر نو وہی غفلتوں کا دور شروع ہو جاتا ہے اور وہی سستیاں جن کے نتیجے میں جگہ جگہ گندگی جمع ہونی شروع ہو جاتی ہے' عود کر آتی ہیں۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ یہ خطرہ ہوتا ہے کہ آئندہ رمضان کے وقت انسان اپنے آپ کو اس بدتر حالت میں پائے جس حالت میں گذشتہ رمضان میں داخل ہوا تھا۔ پس رمضان کے یہ جو دو کنارے ہیں ان کے مضمون کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ داخل ہونے والا جو کنارہ ہے اس میں ہم گناہوں اور بداعمالیوں سے بوجھل ہو کر داخل ہوتے ہیں۔ بہت سے داغ ہمارے چہرے پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہت سی کثافتیں ہمارے جسم کو گندا کئے ہوئے ہوتی ہیں۔ ہم صفائی کی نیت سے اور پاک نیت سے رمضان مبارک میں داخل ہوتے ہیں' نہا دھو کر صاف ستھرے ہو کر باہر نکلتے ہیں اور پھر اچانک یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب محنتوں کا دور ختم ہوا۔ عید کے ساتھ ہی یہ دھوکہ لگ جاتا ہے کہ یہ عید نیکیوں کی عید نہیں بلکہ گناہوں کی زندگی کی طرف لوٹنے کی عید ہے۔ اور باشعور طور پر انسان یہ نہیں کرتا لیکن لاشعوری طور پر دنیا کے اکثر انسانوں کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے اور وہ معلوم بھی نہیں کر سکتے کہ ہم کیوں خوش ہیں اور یہ خوشی کہیں خیر کے پردے میں چھپا ہوا شر تو نہیں۔

پس جو باتیں میں آپ کے سامنے کھول کر رکھ رہا ہوں' ان کے مضمون پر جب آپ غور کریں گے تو زیادہ محتاط ہو جائیں گے۔ پھر دوسری شکل یہ ہے کہ جو شخص ہر سال اپنے آپ کو پہلے سے بدتر حالت میں پائے یا ویسی ہی حالت میں پائے وہ خطرے سے باہر نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق حضرت احدیت جل شانہ' نے جو یہ فرمایا کہ (-) کہ تیری آخرت پہلے سے بہتر ہے۔۔۔۔۔۔۔ تو یہ بہت وسیع مضمون ہے' اس کا میں بارہا ذکر کر چکا ہوں لیکن یہ ایک نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ ہر اچھی صورت حال پر اس کا اطلاق ہوتا ہے پس اس نظر سے اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ ہمارا بعد کا آنے والا رمضان گزرے ہوئے رمضان سے بہتر رہا کہ نہیں اور ہمیں اس سے بہتر حالت میں پانے والا بنا کہ نہیں اور اس سے بہتر حالت میں چھوڑنے والا بنا کہ نہیں۔

یہ تین نقطہ ہائے نگاہ ہیں جن سے اپنے حالات پر غور کرنا چاہئے اور رمضان سے اپنے تعلقات کو سمجھنا چاہئے۔

اس رمضان میں خصوصیت سے عالم اسلام کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ بہت سے امور میں گذشتہ خطبات میں آپ کے سامنے کھول کر رکھ چکا ہوں۔ بہت سے ایسے خطرات ہیں جو مجھے دکھائی دے رہے ہیں لیکن ان کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں تھا بلکہ بعض کا تو میں ذکر بھی نہیں کر سکا لیکن بعض اشاروں میں ان کے متعلق باتیں ہو چکی ہیں۔ چونکہ میں اب اس مضمون کو ختم کر چکا ہوں اس لئے دوبارہ اس مضمون کو چھیڑنا نہیں چاہتا لیکن یہ میں آپ کو مختصراً بتا دیتا ہوں کہ آئندہ چند ماہ کے اندر مسلمانوں کے متعلق ہی نہیں بلکہ دنیا کی تقدیر کے متعلق بعض ایسے خوفناک فیصلے بھی ہو سکتے ہیں کہ جن کے نتیجے میں ساری صدی دکھوں سے چور ہو جائے گی اور نہایت ہی دردناک زمانے کا منہ انسان دیکھے گا اور کچھ ایسے فیصلے بھی ہو سکتے ہیں جن کے نتیجے میں شیطان کی اجتماعی قوت کے ساتھ جو آخری بھرپور حملہ ہونے والا ہے اس کا دفاع کرنے کی انسان کو اور خصوصیت سے مسلمانوں کو توفیق مل جائے کیونکہ اگر مسلمانوں نے اس کا دفاع کر لیا تو تمام بنی نوع انسان مسلمانوں کے دفاع کے پیچھے حفاظت میں آ جائیں گے اور مسلمانوں کے دفاع کی سب سے بڑی ذمہ داری احمدیوں پر عائد ہوتی ہے اور یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں اس کی بناء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیث پر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آخری دور میں جب بلائیں اپنی انتہا کو پہنچ جائیں گی تو اس وقت حضرت بانی سلسلہ کی دعائیں ہی ہیں جو اسلام کے دشمنوں سے اسلام کو اور دنیا کو بچائیں گی۔

پس اس پہلو سے رمضان عین وقت پر آیا ہے یعنی جب بلائیں کھل کر سامنے آ چکی ہیں اور کچھ ان کے پس پردہ مخفی ارادے ہیں جو ظاہر ارادوں سے بھی بدتر ہیں لیکن ہمیں اندازہ ہو چکا ہے کہ اس بلا کے پیچھے پیچھے اور بھی بہت سے بلائیں آنے والی ہیں تو اس وقت ہم رمضان مبارک کو خصوصیت کے ساتھ بنی نوع انسان کے دفاع کا رمضان بنا دیں۔ مسلمانوں کے دفاع کا رمضان بنا دیں۔ انسانیت کے دفاع کا رمضان بنا دیں اور اسلام کے دفاع کا رمضان بنا دیں اور دعا یہ کریں کہ اے خدا! ہم اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اتنی بڑی بڑی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو خود تو نے پیدا کی ہیں اور جن کی خبر تو نے اصدق الصادقین حضرت اقدس محمد ﷺ کے ذریعے ہمیں ۱۴۰۰ سال پہلے عطا فرما دی تھی۔ پس ہم کمزور ہیں۔ نہتے ہیں۔ بے طاقت ہیں اور ہمارے مقابل پر جو طاقتیں ہیں ان کو تو نے ہی اتنی دنیاوی عظمت بخش دی ہے کہ ہم ان کے سامنے بالکل بے بس ہیں' پس تیرے ہی طرف ہم جھکتے ہیں۔ تجھ سے ہی رجوع کرتے ہیں۔ تجھ سے ہی عاجزانہ دعائیں کرتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کے دوسرے حصوں کو بھی سچا کر دکھا' یعنی دنیا کی یہ عظیم طاقتیں اپنے ایسے دنیاوی خزائن کے ذریعے جن کے مقابل پر ہمیں ایک دمڑی کی بھی حیثیت حاصل نہیں جن سے دنیا کے ایمان خرید رہی ہیں تو تو ہی ہے جو اس دنیاوی دولت کے شر سے لوگوں کو حضرت بانی سلسلہ اور آپ کی جماعت کی دعاؤں کی برکت سے بچائے۔ یہ اپنے ایسے عظیم ہتھیاروں کے ذریعے جو پہاڑوں کی طرح بلند ہیں اور جن کی ڈھیریاں پہاڑوں کے برابر ہیں اور جن کے اندر ہلاکت کی ایسی طاقتیں ہیں کہ صرف اگر ایٹم کو ہی استعمال کیا جائے یعنی ایٹم بم کے ان ذخائر کو استعمال کیا جائے جو امریکہ اور روس میں ہیں تو سائنس دان بتاتے ہیں کہ یہ ساری دنیا بیسیوں مرتبہ ہلاک کی جا سکتی ہے اور ان میں اتنی ہلاکت کی طاقت ہے کہ صرف دنیا میں بسنے والے انسان ہلاک نہیں ہوں گے بلکہ اس دنیا سے زندگی کا نشان تک مٹ سکتا ہے۔ پس یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا! تو نے ان بدبختوں کو دولتیں بھی اتنی دے دیں کہ ان کے مقابل پر سارے عالم اسلام کی مجموعی دولت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور پھر ہتھیار بھی ان کو ایسے عطا فرما دئے کہ جن میں سے صرف ایک ہتھیار کے ایک حصے کو استعمال کر کے یہ دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی اہلیت رکھتے ہیں اور مقابل پر ہمیں احمدیوں کو کھڑا کر دیا ہے جن کے پاس کچھ بھی نہیں جو ایک بہت ہی غریب جماعت ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں خوش خبری بھی دی اور یہ خوش خبری دی کہ تمہاری دعاؤں کو میں سنوں گا اور ان دعاؤں کی برکت سے میں بالآخر ان عظیم قوموں کو پارہ پارہ کر دوں گا۔ اور آنحضرت ﷺ نے نقشہ یہ کھینچا ہے کہ جس طرح نمک سے برف پگھلتی ہے اس طرح تمام دجالی طاقتیں جو انسانیت اور حق کی دشمن ہیں وہ برف کی طرح پگھل کر غائب ہو جائیں گی جیسے ان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا دعاؤں کی طاقت آپ کے پاس ہے۔ اس عظمت کو پہچانیں اور یاد رکھیں کہ یہ عظمت انکساری میں ہے۔ اس بات کو کبھی نہ بھولیں۔ دنیا کی طاقتوں اور مذہبی طاقتوں میں یہ بنیادی فرق ہے۔ دنیا کی طاقتیں تکبر پر منحصر ہوتی ہیں اور مذہبی طاقتیں

باقی صفحہ ۴ پر

شیخ عبدالحمید عاجز

حضرت بانی سلسلہ کا ایک تبرک

محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز اپنی کتاب کچھ باتیں کچھ یادیں اور ریگِ رواں میں لکھتے ہیں۔

مورخہ ۸۱۔۱۲۔۶ کو حضرت مولوی ظہور حسین صاحب (وفات یافتہ) مربی بخارا کے صاجزادے عزیز مکرم کریم ظفر صاحب قادیان تشریف لائے۔ حضرت مولوی صاحب سے ہماری قریبی رشتہ داری بھی تھی۔ خاکسار کے والد صاحب کو وہ ماموں کہا کرتے تھے۔ اور خاکسار کے سسرال کی طرف سے بھی ان کی قرابت داری تھی۔ خاکسار کا رشتہ طے کرانے میں بھی مولوی صاحب موصوف کی تحریک اور تعاون شامل تھا۔ مکرم کریم احمد صاحب ظفر نے بتایا کہ خاکسار کے رہائشی مکان (حضرت ام طاہر احمد) میں جو آہنی سیف حضرت ام طاہر صاحبہ کا بطور امانت کے پڑا ہے۔ اس سیف کو لے کر جانے کی تاکید ان کو حضرت صاجزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی ہے۔ وہ بارڈر پر ایسا انتظام کر کے آئے ہیں کہ مورخہ ۸۱۔۱۰۔۸ کو پاکستان کے بارڈر پر ان کے نسبتی بھائی کی ویگن وہاں سے ربوہ تک سیف لے جانے کے لئے موجود ہوگی۔ یہاں سے محترم صاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بارڈر تک جیپ کے ساتھ ٹرالی پر سیف لے جانے کا انتظام فرمادیا۔ چنانچہ اس پروگرام کے ماتحت مکرم کریم ظفر صاحب حضرت ام طاہر احمد صاحبہ کے اس یادگاری سیف کو ربوہ پہنچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور یہ امر محترم صاجزادہ صاحب کی دلی خوشنودی کا باعث ہوا۔ چونکہ یہ آہنی سیف حضرت اماں جان کا تبرک تھا۔ اس لئے اس سیف کے متعلق حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع نے اپنے ایک مضمون سیرت حضرت اماں جان کے آخر میں یوں ذکر فرمایا ہے۔

حضرت صاحب کا یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۸۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مجھے خود بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں ان کے لئے) کے تبرکات سے محرومی کا بہت احساس تھا لیکن بے بسی یہ تھی کہ کئی من وزنی پرانی طرز کا بنا ہوا لوہے کا سیف تقسیم ہند کے وقت وہیں رہ گیا تھا۔ اول تو اس کا لانا بہت ہی دشوار تھا۔ اور کسی زائر کو ہمت ہی نہ پڑتی تھی کہ اسے لانے کی حامی بھرے۔ دوسرے وہ سب کچھ جو پیچھے رہ گیا تھا۔ وہ تو اب ہمارا نہیں رہا تھا۔ بلکہ دار بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درویشوں کا ہو چکا تھا۔ دوسری دقت تو بآسانی اس طرح حل ہو گئی کہ عبدالحمید صاحب عاجز سے جو ہمارے گھر کے اس حصہ میں مقیم تھے جہاں سیف پڑا ہوا تھا۔ میرے احمدیہ ہوسٹل لاہور کے زمانہ کے قریبی تعلقات تھے۔ انہوں نے میری درخواست پر بخوشی مجھے وہ سیف دینے کی حامی بھرلی مگر اس شرط کے ساتھ کہ منگوانے کا انتظام میں خود کروں۔ سالہا سال اس کوشش میں گذر گئے مگر میں اسے منگوانے میں ناکام رہا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے میری بے چارگی پر رحم فرماتے ہوئے محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مربی روس کے صاجزادے ظفر کریم کو میری مشکل کشائی پر مامور فرمادیا۔ بڑی ہمت کے ساتھ انہوں نے سارے انتظامات کئے اور اللہ تعالیٰ نے راستے کی سب روکیں اٹھا دیں۔ ایک دفعہ رات گئے اچانک دروازہ کھٹکا۔ دیکھا تو ظفر کریم سیف لے آئے۔ ٹیکسی سے اسے اتارنا اور گھر میں منتقل کرنا دو تین آدمیوں کے بس کی بات نہیں تھی۔ پس اسی وقت اپنی ہمشیرہ امتہ الحکیم کے بچوں کو جگایا اور ہم سب نے مل کر وہ (تقدیس والا) سیف (اپنے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نشانی اپنے گھر میں منتقل کی۔ باقی دنیا میں تو دوسری دن سورج طلوع ہوا ہو گا۔ ہمارے ہاں تو اسی رات کو اسی وقت سورج طلوع ہو چکا تھا۔ بڑی پر بہار بڑی دلنواز صبح تھی جس نے ہمارے گھر کو روشن کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عبدالحمید صاحب عاجز اور عزیز ظفر کریم کو دنیا اور آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔ جنہوں نے مجھے یہ خوشیوں کا دن دکھایا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ پیارا تبرک حضرت اماں جان کی شفقت کی بھی ایک پائندہ یادگار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

خوش قسمت لوگ

ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ابن العطاء

میرا کالم

مذہب خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کے دئے گئے احکام پر عمل در آمد کا نام ہے ان احکام میں سب سے بڑا اور سب سے نمایاں یہ ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ محبت کی جائے۔ رواداری کا سلوک کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو امداد کی جائے۔ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے روز ایک شخص سے کہے گا کہ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ کہے گا اے خدا تُو تو کبھی بیمار نہیں ہو سکتا۔ تُو کب بیمار ہوا کہ میں نے تیری عیادت نہیں کی۔ تو خدا تعالیٰ فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار تھا تُو نے اس کی عیادت نہ کی تو گویا تُو نے میری عیادت نہ کی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ ایک اور شخص سے کہے گا کہ میں بھوکا اور پیاسا تھا اور تُو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پانی نہ پلایا۔ وہ بندہ حیران ہو کر خدا سے پوچھے گا کہ اے خدا تجھے تو بھوک نہیں لگتی تُو تو بھوک سے بالا ہے نہ تجھے پیاس لگتی ہے تُو کب بھوکا اور پیاسا تھا کہ میں نے تمہیں کھانا اور پانی نہ دیا تو خدا کہے گا کہ میرا فلاں بندہ بھوکا اور پیاسا تھا اور تُو نے اس کا خیال نہ رکھا۔ نہ اس کو کھانا دیا نہ اس کو پانی دیا گویا کہ خدا تعالیٰ مخلوق کے متعلق چاہتا ہے کہ لوگ اس طرح اس کا خیال رکھیں جس طرح خدا تعالیٰ کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس نے کہا بھی ہے کہ تمام مخلوق میری عیال ہے اور کون ایسا ذمہ دار شخص ہے جو اپنی عیال کا خیال نہ رکھتا ہو اور یہ نہ چاہتا ہو کہ ہر شخص اس کا خیال رکھے۔ پس خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کو مدنظر رکھنے کے لئے یہ بہت اہم بات ہے کہ ہم انسانوں کے حقوق تلف نہ کریں۔ نہ صرف یہ کہ ان کے حقوق تلف نہ کریں بلکہ انہیں ان کے حقوق دلوائیں۔ اور جہاں تک ہمارے بس میں ہو ہم ان کی مدد کریں تاکہ خدا تعالیٰ ہمیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھے وہ یہ جانے کہ گویا کہ ہم اس کی مدد کر رہے ہیں گویا ہم اس کا خیال رکھ رہے ہیں۔ مذہب تو اس بات کا نام ہے۔ لیکن کچھ لوگ دنیا میں ایسے بھی ہیں جو مذہب کے نام کو غلط طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ۲۔ ستمبر ۱۹۹۴ء کے جنگ میں گورنر پنجاب کے ایک بیان کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ مذہب کے نام پر غنڈہ گردی ہو رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دینی مدرسوں میں زیر تعلیم غریب بچوں کے کردار کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ جہاں مولانا خدا کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہاں کام کرنے کی اجازت دینا ظلم ہے۔ سرخیوں کے تحت خبر کا جو متن دیا گیا ہے اس کے بعض فقرات بھی سن لیجئے۔

اگرچہ اخباری خبروں کے متعلق بہت یقین کے ساتھ تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ درست ہیں لیکن اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ صوبے کے گورنر کے اس قسم کے بیان کو کوئی شخص توڑ مروڑ کر بیان کرے ہم سمجھتے ہیں کہ صوبے کے گورنر نے یہ باتیں ضرور کہی ہونگی۔ گورنر صاحب موصوف نے کہا ہے۔

آج معاشرہ اخلاقی طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ مذہب کے نام پر غنڈہ گردی ہو رہی ہے۔ دینی مدرسوں میں زیر تعلیم غریب بچوں کے کردار اور اخلاق کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ کسی ریاست میں ایسے اداروں کو جہاں ہتھیاروں کی تعلیم دی جا رہی ہو جہاں مولانا خدا کا درجہ رکھتے ہوں انہیں کام کرنے کی اجازت دینا ظلم ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے نام پر جو ظلم ہو رہا ہے اسے ختم ہو جانا چاہئے اور ایسے تمام دینی ادارے جو فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں ان پر پابندی عائد ہونی چاہئے۔ تاہم وہ دینی ادارے جو اچھا کام کر رہے ہیں۔ جہاں سے اچھے طالب علم نکل رہے ہیں ان کی مناسب سرپرستی ہونی چاہئے انہوں نے کہا کہ حکومت اکثر دینی اداروں کے طالب علموں کو ۱۵۰ روپیہ فی طالب علم زکوٰۃ دیتی ہے مگر بعض دینی اداروں کے سربراہ طالب علموں کی تعداد میں فرضی ناموں کا اضافہ کر کے یہ رقم حاصل کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اتنی بے حسی ہو گئی ہے کہ کوئی شخص قانون کا ساتھ دینے کو تیار نہیں یہاں تو کوئی انصاف مانگنے کو بھی تیار نہیں ہوتا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۔ ستمبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۳

عجز پر منحصر ہوتی ہیں۔ پس دعا میں اتنی زیادہ رفعت پیدا ہو گی جتنا آپ خدا کے حضور جھکیں گے۔ دعا میں اتنی ہی زیادہ طاقت پیدا ہو گی جتنا آپ بے طاقتی محسوس کریں گے۔ آپ کی بے بسی کے نتیجے میں دعاؤں کو قوتیں عطا ہوں گی۔ پس اس مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہوئے اس رمضان سے حتی المقدور فائدہ اٹھائیں اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ بے بسی کے عالم میں خدا کے حضور بچھ جائیں کہ اے خدا! ان بڑی بڑی طاقتوں کے شر کے ارادوں کو باطل کر دے اور جو ان کی خیر ہے وہ باقی رکھ۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۹۳ تا ۹۸)

سیفی

دفتر الفضل کی ملاقاتیں

الفضل کے دفتر میں الفضل کے کام کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں سے یا بیرونی ممالک سے آنے والے دوستوں سے ملاقات کا فریضہ بھی نہایت خوشگوار ہے دوست آتے ہیں ان سے ملاقات ہوتی ہے۔ کچھ الفضل کے متعلق باتیں ہوتی ہیں کچھ ان کی اپنی نجی زندگی کے متعلق اور کچھ نہ کچھ مجھے بھی اپنے متعلق کہنے کا موقع ملتا ہے۔ ہر روز ایسا ہوتا ہے۔ کوئی نہ کوئی دوست آجاتے ہیں اور بعض اوقات تھوڑی سی دیر بیٹھ کر اٹھنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں ہم آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ میں اکثر ان سے کہتا ہوں کہ یہ ملاقات بھی میرے فرائض میں داخل ہے اور میں اسے نہایت خوش گوار فریضہ سمجھتا ہوں آپ بیٹھیں باتیں کریں اور صرف اس وقت یہاں سے جانے کی سوچیں جب آپ سمجھیں کہ آپ نے جی بھر کر باتیں کرلی ہیں۔ میں اپنا کام خدا کے فضل سے کسی نہ کسی طرح نبٹالوں گا۔ کیونکہ بہت سا کام تو مجھے اپنے گھر پر کرنا پڑتا ہے۔ الفضل کے دفتر میں زیادہ تر انتظامی امور سامنے آتے ہیں۔ اخبار کی سیٹنگ دیکھنی ہوتی ہے اور ایسے ہی کچھ دیگر کام۔ یہ ملاقاتیں واقعی نہایت خوشگوار ہوتی ہیں۔ ایک دن مکرم رفیق احمد ثاقب کے ایک فرزند آگئے۔ کہنے لگے ساڑھے تیرہ سال کے بعد نائیجیریا سے واپس آیا ہوں۔ میں نے نائیجیریا میں بیس سال گذارے ہوئے ہیں۔ بہت دیر تک نائیجیریا کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ وہاں کی سیاسی فضاء اور وہاں کے تعلیمی ادارے زیر گفتگو آئے خاص طور پر خلیل محمود صاحب کا ذکر آیا جنہوں نے بہت بڑی تگ و دو کے بعد وہاں کی احمدو بیلو یونیورسٹی کے لئے بہت سے مسودات دنیا کے مختلف علاقوں سے اکٹھے کئے ہیں۔ انہوں نے سارا نارتھ افریقہ چھان مارا اور عربی کے بہت سے مخطوطے انہیں مل گئے یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے ان کے اپنے گھر میں بھی ایک خاصی بڑی لائبریری ہوتی تھی لیکن زیادہ تر کام وہ احمدو بیلو یونیورسٹی کے لئے کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب انہوں نے حضرت عثمان فوڈیو کے کاغذات کو ادھر ادھر سے تلاش کیا اور حضرت امام جماعت الثالث کو اس کی اطلاع دی تو حضرت امام جماعت الثالث حضرت عثمان فوڈیو کے متعلق اکثر گفتگو فرماتے تھے۔ ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اور ان کے متعلق بڑی اچھی اچھی باتیں جماعت کو بتاتے تھے۔ اسی طرح خلیل محمود کے امریکہ میں کام کے متعلق کچھ باتیں ہوتی رہیں۔ یہ نوجوان جب اپنی ملاقات ختم کرکے چلے گئے تو تھوڑی دیر بعد ایک اور گورا چٹا خوبصورت شخص اپنے دو بچوں کے ساتھ میرے دفتر میں داخل ہوا۔ انہوں نے اپنا تعارف کروایا چونکہ میرے پاس ہی کولر ہے اس کی آواز کی وجہ سے میں ان کی آواز پوری طرح سے سن نہ سکا۔ سمجھ نہ سکا کہ تعارف کیا کروایا ہے میں نے فوراً کولر کو بند کیا۔ اور ان سے پھر ایک دفعہ درخواست کی کہ ایک دفعہ پھر اپنا تعارف کروائیں جب انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو میں ایک دفعہ پھر کرسی سے اٹھا پہلے بھی اٹھ کر ہی ان کا استقبال کیا تھا لیکن اب ایک دفعہ پھر اٹھا اور اپنے قریب بلا کر انہیں اپنے گلے سے لگالیا۔ اور یقین جانئے کہ جب میں نے انہیں اپنے گلے سے لگایا تو میری آواز رندھ گئی اور میں نے سمجھا کہ اگر میں نے زیادہ دیر ان کو اپنے گلے سے لگائے رکھا تو شائد میں بات تک نہ کر سکوں۔ یہ میرے جذبات کی کیفیت تھی۔ یہ کون تھے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کون تھے۔ امریکہ سے آئے تھے۔ ان کی والدہ کا نام محمودہ ہے۔ یہ محمودہ قادیان اپنی والدہ کے ساتھ اس وقت آئیں جب میری عمر دس گیارہ سال تھی۔ ہم ان کی والدہ کو پھوپھی کہتے تھے۔ ان سے پہلے محمودہ کے والد قادیان آچکے تھے۔ انہیں ہم پھوپھا دیانت خان کہتے تھے۔ انہوں نے وہاں ایک چھوٹی سی دوکان ڈالی ہوئی تھی۔ ہم بچے ان کے پاس بیٹھ کر ان کی بڑی دلچسپ باتیں سنا کرتے تھے۔ جب محمودہ اور اس کی والدہ آئیں۔ محمودہ کوئی پانچ چھ سال کی ہوگی یہ دو بہنیں تھیں دو بھائی تھے۔ اور یہ دونوں بہنیں اور ان کی والدہ اکثر ہمارے گھر آتیں اور ہم فرش پر ہی بیٹھ کر ان کی باتیں سنتے۔ ان کی والدہ کو جیساکہ میں نے پہلے کہا ہم پھوپھی کہا کرتے تھے وہ نہایت خوبصورت خاتون تھیں نہایت باریک نقش، دھیمی آواز اور ہم بچوں کو بلا کچھ کہے اپنی طرف کھینچ لینے والی۔ وہ ہمیں بعض اوقات چڑیلوں کی داستانیں سنایا کرتی تھیں ان داستانوں کو میں کہانیاں اس لئے نہیں کہتا کہ ان کے خیال میں یہ واقعات ہو گذرے تھے۔ ایک چڑیل ہے کسی مسافر کے پیچھے پڑگئی ہے وہ مسافر پانی کے جوہڑ میں چلا گیا ہے۔ چڑیلیں پانی میں جانہیں سکتیں۔ اس طرح کی باتیں ہم سنتے تھے اور خوش ہوتے تھے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ہماری یہ پھوپھی جو ہمارے والد صاحب کی منہ بولی بہن تھیں، فوت ہوگئیں۔ یہ بچیاں اور ان کے دونوں بھائی اپنے باپ کے ساتھ ہمارے گھر کے بالکل قریب رہتے تھے۔ میری دادی اماں کو یہ نانی اماں کہا کرتے تھے۔ اور میری دادی اماں نے ان بچوں کا اس طرح خیال رکھا۔ جس طرح انسان اپنے بچوں کا خیال رکھتا ہے۔ ان کے دو بھائی ایک لطیف صاحب تھے اور ایک رشید صاحب۔ لطیف صاحب فوج میں چلے گئے کچھ دیر فوج میں کام کیا اور اس کے کچھ عرصہ بعد بیمار ہوگئے اور فوت ہوگئے۔ رشید صاحب میں نے سنا ہے کہ کہیں پاکستان ہی میں ہیں۔ ان کی دوسری بہن بھی پاکستان ہی میں ہے۔ جب ہم یہ باتیں کررہے تھے تو وہ نوجوان کہنے لگے میری بیوی بھی میرے ساتھ ہے۔ باہر بیٹھی ہے۔ میں نے بڑی حیرت سے ان سے کہا کہ عجیب بات ہے کہ آپ آگئے ہیں اور بیگم کو باہر چھوڑ آئے ہیں۔ وہ اپنی بیگم کو بھی کمرے میں لے آئے اور ہم مل جل کر بہت پرانی باتیں دہراتے رہے۔ کہنے لگے میری امی کو اپنی امی کے متعلق تو بہت کچھ معلوم نہیں تھا لیکن اب آپ نے انہیں بہت کچھ بتایا ہے۔ وہ کس طرح؟ ہوا یہ کہ گزشتہ دنوں میری بہن عزیزہ امتہ الحفیظ شوکت فوت ہوئیں تو کچھ عرصہ بعد مجھے امریکہ سے ایک خط ملا یہ خط اسی خاتون محمودہ کا تھا۔ اندازہ کیجئے کہ آج سے تقریباً ۶۵ سال پہلے کی ملاقات کے بعد یہ خط ان سے نصف ملاقات تھی اس ۶۵ سالہ عرصہ میں ہمیں ایک دوسرے کے متعلق قطعاً اس بات کا علم نہیں تھا کہ ہم کہاں ہیں۔ کہ ہم دونوں کہاں ہیں۔ نہ انہیں ہمارا پتہ تھا۔ نہ ہمیں ان کا پتہ تھا۔ لیکن خط آیا اور اس میں لکھا تھا کہ میرے میاں بیت الحمد میں گئے وہاں سے الفضل کے کچھ اخبار لے کر آئے تو ان میں میں نے پڑھا کہ میری منہ بولی بہن اور سہیلی امتہ الحفیظ شوکت فوت ہوگئی ہیں۔

میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ۶۵ سال کے بعد اس خاتون نے اپنی اس سہیلی کو یاد رکھا اور یاد رکھنے کے بعد اس نے مجھے خط لکھا۔ میں نے ان صاحب سے کہا کہ آج کل تو خط لکھنے کا کلچر ہی نہیں ہے۔ یورپ اور امریکہ میں تو لوگ خط کم ہی لکھتے ہیں کسی سے پوچھو ہمارے رشتہ دار کا خط آیا ہے جواب ملتا ہے نہیں کل ٹیلیفون آیا تھا۔ میں نے کہا اب تو وہاں ٹیلیفون کلچر ہوگیا ہے۔ لیکن آپ کی امی نے ہمیں خط لکھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس خط نے جو ہمارے دلوں کو خوشی مہیا کی اس کا کوئی بدل نہیں بعد میں ان کی تعزیت کا شکریہ کرتے ہوئے میں نے انہیں بہت سی پرانی باتیں یاد دلائیں ان کی امی کا نقشہ ان کے سامنے رکھا۔ ان کا ہمارے گھر آنا اور مختلف قسم کی باتیں کرنا اور دیانت خانصاحب کی دکان پر بیٹھ کر ہم بچوں کا ان کی گفتگو سننا اور لطف اٹھانا یہ ساری باتیں میں نے یاد دلائیں۔ میں نے لطیف کا ذکر کیا۔ میں نے رشید کا ذکر کیا میں نے ان کی دوسری بہن رابعہ کا ذکر کیا۔ میرا خط اُن کے لئے ایک تاریخی خط ثابت ہوا اس لئے کہ وہ اپنی امی کے متعلق بہت کچھ جانتی نہیں تھیں وہ بہت چھوٹی تھیں جب ان کی امی فوت ہو گئیں۔ چھوٹا تو اس وقت میں بھی تھا۔ لیکن میں بہر حال ان سے دو چار سال بڑا تھا۔ میں سمجھتا تھا۔ میں دیکھتا تھا۔ سوچتا تھا۔ ہمارے گھر آتی تھیں تو ان کی باتیں غور سے سنتا تھا۔ اس لئے جو باتیں مجھے یاد تھیں وہ میں نے انہیں لکھ بھیجیں۔ اور وہ بہت خوش ہوئیں۔ یہ صاحب جو میرے پاس آئے ان کی بیگم سے جب باتیں شروع ہوئیں تو کہنے لگی آپ نے جو میری ساس کو خط لکھا تھا وہ میں نے انہیں پڑھ کر سنایا تھا۔ مجھے اور بھی خوشی ہوئی کہ یہ بھی میرے اتنا قریب ہوگئی ہیں۔ میں نے تو خوشی کا اظہار کرنا ہی تھا انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ کہنے لگے جب میں پاکستان آرہا تھا تو میری امی نے اصرار کے ساتھ مجھ سے کہا کہ نسیم سیفی سے ضرور مل کر آئیں میرا اسلام پہنچائیں اور انہیں کہیں کہ وہ میرے لئے دعا کریں۔ کچھ تصویریں بھی ہوئیں۔ کچھ ویڈیو پر کچھ مٹل کیمرے کے ساتھ اور ہم ایک دوسرے کو یہ کہتے ہوئے جدا ہوئے کہ اب یہ تصویریں ہمیشہ یاد دلاتی رہیں گی کہ وہ محمودہ جو بچپن میں ہمارے ساتھ کھیلی تھیں جو ہماری پھوپھی کی بیٹی تھیں اس کا بیٹا یہاں آیا اور بڑے شوق سے ملاقات کے لئے الفضل کے دفتر پہنچا اور ہمیں ایک لازوال خوشی مہیا کی۔

میں نے پہلے بھی یہ بات کہی ہے اور اب پھر یہ کہتا ہوں اور اب میں یہ بات ہمیشہ کہتا ہی رہونگا کہ آپ دنیا کے کسی خطہ میں رہتے ہوں جب آپ ربوہ آئیں اپنے الفضل کے دفتر ضرور تشریف لائیں۔ میں ایسی ملاقاتوں کے لئے ہمیشہ منتظر رہتا ہوں۔ یہ میری روح کو سکون دیتی ہیں یہ بھائی چارے کی ایک ایسی مثال ہے جو اس وقت اس دنیا میں ساری دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی جب بھی آپ آئیں الفضل کے دفتر آئیں میں کھلے بازوؤں سے آپ کا استقبال کروں گا اور آپ کے ساتھ باتیں کرکے آپ کا حال پوچھ کے' اپنا حال بتا کے میرے دل کو سکون ہوگا۔ کیا آپ مجھے یہ سکون عطا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس عزیز کا نام منور اے خان ہے۔ اب امریکہ واپس جا چکے ہیں۔

تمام دنیا میں ایک مضبوط احمدی بھائی چارہ اس معیار کا قائم کیا جائے جس معیار کا بھائی چارہ (کلام الٰہی) ہم میں دیکھنا چاہتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کینیڈا کے دو ٹکڑے ہونے کا خدشہ

کینیڈا کا صوبہ کیوبک لمبے عرصے سے خبروں کا موضوع بنا رہتا ہے۔ اس صوبے میں فرانسیسی نژاد لوگ آباد ہیں۔ اور گاہے بگاہے اس کی علیحدگی کے بارے میں باتیں اٹھتی رہتی ہیں۔ فرانس کی طرف سے بھی اس صوبے کی حمایت کی جاتی رہی ہے۔ کبھی دبے لفظوں میں اور کبھی واضح لفظوں میں۔ فرانس کے صدر ڈیگال جب ایک دفعہ کینیڈا کے دورے پر گئے تو انہوں نے کیوبک صوبے والوں کی آزادی کے حق میں نعرہ لگایا۔ اس سے کینیڈا کی حکومت ان سے ناراض ہو گئی اور ان کو اپنا دورہ مختصر کر کے واپس آنا پڑا۔

اب ایک دفعہ پھر یہ صوبہ خبروں کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں اپوزیشن پارٹی کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ اس پارٹی نے الیکشن سے پہلے عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ اس صوبے میں برسر اقتدار آ گئے تو اقتدار سنبھالنے کے دس ماہ کے اندر اندر اس سوال پر ریفرنڈم کروایا جائے گا کہ ان کا صوبہ کینیڈا سے الگ ہونا چاہتا ہے یا ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ اب اگر یہ پارٹی الیکشن جیت جاتی ہے تو ایک لحاظ سے عوام کی رائے کا بالواسطہ اظہار تو ہو گیا ہے۔ اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ دس ماہ کے اندر اندر ہونے والے ریفرنڈم میں یہ صوبہ کینیڈا سے علیحدگی کے حق میں ووٹ دے دے گا۔

کیوبک صوبے والے یوں تو لمبے عرصے سے کینیڈا کی حکومتوں سے ناراض رہے ہیں لیکن اب ان کا یہ کہنا ہے کہ وہ گزشتہ نو سال سے برسراقتدار مرکزی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں سے خوش نہیں ہیں۔ عموماً علیحدگی کی تحریکیں وہیں چلتی ہیں جہاں صوبے یا علاقے کے لوگ مالی طور پر باقی ملک کے ہم پلہ نہ ہوں۔ اس کے علاوہ نسلی اور لسانی جھگڑے اور پرانے تاریخی تعصبات بھی علیحدگی پسندی کی تحریکوں کو آگے بڑھانے میں ممد ہوتے ہیں۔

کیوبک میں یہ سبھی محرکات کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ فرانس سے آئے ہیں۔ خود کو فرانسیسی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ فرانسیسی بولتے ہیں اور فرانس سے اپنا تاریخی و ثقافتی رشتہ جوڑتے ہیں۔ اور خود فرانس بھی گاہے گاہے ڈھکے چھپے انداز میں ان کی پیٹھ ٹھونکتا رہتا ہے۔

☆O☆

جرمنی کے متوقع انتخابات

آئندہ ماہ جرمنی کے عام انتخابات میں موجودہ حکمرانوں کو مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حکمران پارٹی کی ساتھی فری ڈیموکریٹ پارٹی کی مقبولیت میں کمی ہو گئی ہے۔ حکمران پارٹی مقبولیت کے اس معیار پر نہیں ہے کہ وہ تن تنہا حکومت بنا سکے۔ اگر اس کی ساتھی پارٹی کی مقبولیت میں کمی ہو گئی تو آئندہ انتخابات جیتنا اسے مشکل ہو جائے گا۔

حال ہی میں سابق مشرقی جرمنی کے علاقے میں بعض ثانوی درجے کے انتخابات میں فری ڈیموکریٹ پارٹی نے کامیابی حاصل کی بجائے اپنی بعض نشستیں کھو دی ہیں۔ اس علاقے کے عوام جرمنی کے اتحاد کے بعد سے ہی حکمرانوں سے خوش نہیں ہیں۔ سابق مشرقی جرمنی کے عوام کا خیال تھا کہ جرمنی کے متحد ہو جانے کے فوری بعد وہ بھی مغربی جرمنی کے عوام کی طرح امیر اور خوشحال ہو جائیں گے۔ جرمنی کی فی کس آمدنی دنیا کے چند امیر ملکوں کے برابر ہے۔ مشرقی جرمنی والوں کی توقعات فوری طور پر پوری نہیں ہوئیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر ترقیاتی کاموں کا ایک بہت بڑا خلا ہے جو کیونسٹ دور حکومت کا تحفہ ہے۔ جب تک یہ ترقیاتی کام ایک مضبوط بنیاد یعنی انفراسٹرکچر فراہم نہیں کرتے اس وقت تک صرف حکومتی امداد کے بل پر عوام کی اقتصادی زندگی میں راتوں رات بہتری نہیں لائی جا سکتی۔ اس علاقے میں ترقیاتی کام جاری ہیں لیکن تازہ انتخابی نتائج بتاتے ہیں کہ آئندہ انتخابات جیتنے میں مشکلات آ سکتی ہیں۔

☆O☆

صدر کلنٹن کے بیڈ روم کے قریب طیارے کی تباہی

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن گزشتہ روز وائٹ ہاؤس میں اپنی آرام گاہ میں محو خواب تھے کہ ان کے بیڈ روم کے قریب ایک طیارہ گر پڑا۔ یہ ایک چھوٹا سا طیارہ تھا جو وائٹ ہاؤس کے لان میں گرا تھا۔ صدر اپنے اصل بیڈ روم میں اس وقت محو خواب نہیں تھے بلکہ ایک اور قریبی حصے میں سو رہے تھے۔ ان کے اصل بیڈ روم کی تزئین و آرائش ہو رہی تھی۔ طیارہ ان کے اصل بیڈ روم کے قریب آ کر گرا۔ بظاہر نظر آنے والا یہ معمولی حادثہ ایسا تھا جس نے امریکہ اور یورپ میں کھلبلی مچا دی۔ تمام ذرائع ابلاغ نے بار بار اس خبر کو نشر کرنا شروع کر دیا اور ہر گھنٹہ کے بعد نشر ہونے والی خبروں میں ایک ایک بات باریکی سے بیان کی جانے لگی۔ امریکہ کا صدر جس کی دنیا بھر میں سب سے زیادہ حفاظت کی جاتی ہے اس کے صحن میں کوئی طیارہ آ گرے تو ایسے کسی واقعے کو کسی خطرناک تخریبی کارروائی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو امریکہ کا صدر انتہائی غیر محفوظ ٹھہرتا ہے۔

طیارہ وائٹ ہاؤس کے جنوبی حصے میں گرا۔ جس سے اس کا پائلٹ ہلاک ہو گیا۔ اس چھوٹے طیارے میں پائلٹ کے سوا اور کوئی سوار نہیں تھا۔ طیارہ زمین پر آنے سے پہلے وائٹ ہاؤس کے مشرقی حصے سے بھی ٹکرایا۔ صدر کلنٹن کو سوتے میں سے اٹھا کر اس حادثے کی اطلاع دی گئی۔

امریکہ جیسی سپر طاقت کے سربراہ کو شاید قدرت کی طرف سے یہ وارننگ ہو کہ لاکھ حفاظتیں بھی بعض اوقات قدرت کے منصوبوں کے سامنے بے بس ہو جایا کرتی ہیں۔

☆O☆

آئرلینڈ میں بم کا دھماکہ

آئرلینڈ میں بم کا دھماکہ یوں تو کوئی نئی بات نہیں ہے یہ علاقہ سالہا سال سے بموں کے دھماکے، فائرنگ اور بدامنی کا شکار چلا آ رہا ہے۔ اور کئی لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن اب اس بم دھماکے کی خاص بات یہ ہے کہ لمبے عرصے کے بعد ابھی چند ہفتوں پیشتر آئرش ری پبلیکن آرمی جسے آئرلینڈ کی فوج برائے آزادی بھی کہا جاتا ہے' اس نے برطانیہ کے ساتھ بات چیت کے بعد جنگ بندی کا اعلان کیا تھا۔ اور اس پر بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا اور اخباروں میں تصاویر شائع ہوئی تھیں کہ اب آئرلینڈ میں عوام اور طالب علم آزادی سے پھر رہے ہیں اور جنگ بندی پر خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

بم کا یہ دھماکہ ایک ٹرین میں ہوا۔ جہاں دھماکہ خیز مادہ سیٹ کے نیچے چھپایا گیا تھا۔ اس سے اگرچہ کوئی بڑا نقصان تو نہیں ہوا لیکن جنگ بندی کو اس سے نقصان پہنچے گا۔ اور برطانوی وزیراعظم جان میجر نے جنگ بندی کروا کے جو کامیابی حاصل کی تھی وہ خطرے میں پڑ جائے گی۔ مسٹر جان میجر پہلے ہی ان الزامات کی زد میں ہیں کہ انہوں نے آئی آر اے سے کوئی خفیہ معاہدہ کر کے اسے جنگ بندی پر آمادہ کیا ہے۔

آئرلینڈ کا یہ علاقہ برطانیہ سے آزادی چاہتا ہے۔ اس کی سیاسی تنظیمیں آزادی یا علیحدگی کے جرم میں کالعدم قرار دی جا چکی ہیں۔ اور آئے دن فوج اور پولیس سے علیحدگی پسندوں کی جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں کے علیحدگی پسندوں میں عیسائیوں کے دو بڑے فرقوں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی بھی محاذ آرائی ہے۔ اور سیاسی تقسیم بھی اسی مذہبی تقسیم کے تابع ہے۔ اور یہ سلسلہ لمبے عرصے سے چلا آ رہا ہے۔ یورپ کے لادینی معاشرے میں یہ مذہبی تقسیم اور اس کی بنیاد پر جھگڑے اور جنگیں آج کے دور میں حیران کن دکھائی دیتی ہیں۔

☆OOO☆

واقفین نو کی بچپن ہی سے اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں

O بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ اسلام کی ایک صدی غلبہ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے۔ کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ امام جماعت احمدیہ الرابع
۱۳- اپریل ۱۹۸۷ء)

جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی مجلس میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

غنچہ و گل

ڈاکٹر فہمیدہ منیر اپنی کتاب غنچہ و گل میں مزید کہتی ہیں:۔

حمل کے چوتھے اور پانچویں ماہ کے درمیان یا اس سے چند روز پہلے یا بعد میں آپ کو اپنے پیٹ کے بڑھتے ہوئے حصہ میں کچھ حرکت محسوس ہوگی جس طرح چڑیا کے پر ہلکے ہلکے کانپتے ہوں۔ یہ حرکت آپ کے بچہ کی حرکت ہے۔ اس سے ڈر محسوس نہ کریں۔ پہلے پہل بچہ دن میں صرف ایک دو بار حرکت کرتا ہے۔ اس حرکت کا احساس ہوتے ہی اپنی ڈاکٹر کو بتا دیں۔ وہ مطمئن ہو جائے گی کہ آپ کا بچہ رحم میں ٹھیک پرورش پا رہا ہے جوں جوں وقت بڑھتا ہے یہ حرکت بڑھتی جاتی ہے۔ آخری چند ہفتوں میں یہ حرکت پھر کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ بڑھتے ہوئے بچے کے لئے رحم میں بہت زائد جگہ حرکت کے لئے باقی نہیں رہتی بچہ جو رحم میں موجود پانی میں تیر رہا ہوتا ہے کبھی سر نیچے۔ کبھی ٹانگیں نیچے۔ یہ تیرتا رہتا ہے۔ اس لئے چھٹے ساتویں ماہ میں کبھی بچے کا سر آپ کو دائیں یا بائیں پسلیوں کے نیچے چبھے تو حیران نہ ہوں۔ آپ ہر ماہ چھٹے ماہ کے بعد ڈاکٹر کے پاس ضرور جاتی رہئے۔ جو آپ کا وزن' بلڈ پریشر اور اس کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہوئے پیٹ کی حالت' بچہ سیدھا ہے یا الٹا' بچے کی دل کی حرکت' آپ کا خون اور پیشاب ٹسٹ کرے گی جو کرانا بہت ہی ضروری ہے۔ اور کوئی خرچ کم کرلیں لیکن آخری مہینوں میں ڈاکٹر کے پاس جانا' خون' پیشاب ٹسٹ کرانا نہ بھولیں۔ یہ آپ کے اور آپ کے بچہ کے لئے بہت ضروری ہے۔

حمل کے آخری مہینوں میں رحم بغیر درد کے سکڑتا ہے اور دن میں کئی بار ایسا کرتا ہے۔ آپ یہ سکڑنا ایک طرف ہاتھ رکھ کر محسوس کر سکتی ہیں یہ ایک گھنٹے میں کئی کئی بار سکڑے گا۔ ڈریں نہیں۔ چند ماہ چند لمحے کے لئے سکڑتا ہے اور کوئی درد نہیں ہوتا۔ اگر یہ سکڑنا چند لمحوں سے زیادہ رہے یا سکڑاؤ پر درد محسوس ہو۔ تو گھر کے کسی بڑے سے فوری ذکر کریں تا کہ وہ آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاکر مشورہ طلب کرے۔ ناجائز شرم یا جھجک سے آپ کو یا آپ کے بچے کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ حمل کے آخری دنوں میں محتاط رہیں۔ اگر وزن اٹھانے سے غسلخانے میں غسل کے دوران یا کام کرتے ہوئے آپ محسوس کریں کہ زیر جامہ ڈھیلا ہو رہا ہے تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

حمل ہوتے ہی حفاظتی ٹیکے لگوائیں حمل کے دوران کمر میں شدید درد ہو یا بہت خون کی آلائش نظر آئے تو آرام سے لیٹ جائیں ٹانگیں اونچی کرلیں۔ اطمینان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ جس نے آپ کو بچے کی پیدائش کی خوشخبری دی ہے وہ بھی اور تمام نظام قدرت بھی آپ کے بچے اور آپ کی حفاظت کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ وہ اسے مکمل وقت پر پیدائش دے کر آپ کی جھولی میں خوشنما پھول ڈالے گا۔ بشرطیکہ آپ نے بھی قدرت کے تقاضوں کو پورا کیا ہو۔ اور اپنے آپ کی حفاظت کی کوشش کی ہو۔ ڈاکٹر کی ہدائتوں پر عمل کیا ہو۔ پھر بھی اگر تکلیف پیدا ہو گئی ہے تو ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ ارد گرد والے لوگ مریضہ سے زیادہ گھبراہٹ کا مظاہرہ کرتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے اور اگر خدانخواستہ اسقاط کا خطرہ بڑھ جاتا ہو یعنی خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے یا درد کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے تو وقت ضائع کرنا بڑی جان یعنی ماں کے لئے از حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ وقت ضائع کئے یا گھبراہٹ کا مظاہرہ کئے بغیر مریضہ کو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔ غیر تجربہ شدہ دائیوں کے پاس لے جانا یا ان کو گھر بلانا کسی طور مناسب نہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گی کہ ڈاکٹر کو گھر بلانے کے لئے ضد کرنا بھی اچھا نہیں۔ ڈاکٹر کے پاس ہر طرح کی ادویات اور آلات نہیں ہوتے۔ جو مریضہ کے گھر آسانی سے لے جا سکے۔ اور اس کی مدد کر سکے۔ ہاں ہسپتال یا اس کے کلینک پہنچنے کی کوشش کریں۔ وہاں اس کے ہاتھ زیادہ مضبوط ہوتے ہیں یعنی اس کی مددگار نرسیں اور ادویات و آلات میسر ہوتے ہیں۔ جہاں فوری مدد کی جا سکتی ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایسے موقعہ پر آپ پہلے فون پر ڈاکٹر کو اطلاع کر دیں تاکہ وہ آپ کے مریض کے لئے اس دوران مناسب تیاری کر لے۔ لیکن اسے ان پڑھ لوگوں کی طرح گھر آ کر منت سماجت یا فون پر مجبور کرنا کہ وہ آپ کے گھر آئے یہ ڈاکٹر کو آزمائش میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ وقت آپ کا ضائع ہو گا۔ مریضہ کا خون ضائع ہو گا۔ ہو سکتا ہے وقت پر مریضہ کو ہسپتال لانے سے بچہ بچ جائے۔ بصورت دیگر آپ کی ناجائز ضد کی بھینٹ نہ صرف بچہ چڑھے گا بلکہ زچہ کی صحت زیادہ خراب ہونے کے خدشات موجود ہوتے ہیں۔ نویں ماہ میں تیاری مکمل کرلیں۔ بچہ کا اٹیچی کیس تیار کرلیں۔ جس کی اشیاء درج ذیل ہونی چاہئیں۔

سفید ململ کی دو قمیضیں جو پیچھے سے کھلی ہوں۔ اور جس پر ٹچ بٹن نہ لگائے گئے ہوں۔ نہ ہی سیپ کے بٹن اور کاج ہوں بلکہ دھاگا بل دے کر بند باندھنے کے لئے لگایا گیا ہو۔ موسم کے لحاظ سے گرمی میں سفید وائل کے دو کرتے جس کی آستینوں میں الاسٹک نہ ڈالا گیا ہو۔ سردی کے موسم میں فلالین کے دو ہلکے رنگ کے پھولدار فراک چھ عدد نرم نیپکین بڑے سائز کے۔ سردی کے موسم میں دو عدد اونی سیٹ فراک' ٹوپی' اور جرابیں گرمی میں دو عدد سفید سوتی رومال (سر پر باندھنے کے لئے) چار چادریں۔ گرمی میں کاٹن کی سردی میں فلالین کی۔ چار عدد رومال منہ پونچھنے کے لئے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ امتہ الرفیع صاحبہ اہلیہ محترم شیخ رشید احمد صاحب آف لندن کا لندن میں گلے کا اپریشن تجویز ہوا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی نانی محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد صدیق صاحب (وفات یافتہ) محلہ دارالیمن شرقی ربوہ ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹۔ ستمبر ۹۴ء بعمر تقریباً ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز بیت المهدی گولبازار میں صبح دس بجے نماز جنازہ پڑھا گیا۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صدر صاحب محلہ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم غلام حسین صاحب ابن محمد دین صاحب (چار کوٹ انڈیا) سابق صدر جماعت احمدیہ بھون ضلع چکوال ایک ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۹۔ ستمبر ۱۹۹۴ء بروز جمعتہ المبارک ڈسٹرکٹ ہسپتال میرپور (آزاد کشمیر) میں بعمر ۵۲ سال انتقال فرما گئے۔ میرپور سے آپ کی میت بھون ضلع چکوال لائی گئی جہاں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ رحمانپورہ لاہور کی رسید بک نمبر ۵۴۱۶ رسید نمبر ۱ تا ۷۹ استعمال شدہ گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر کوئی چندہ کی ادائیگی نہ کرے۔ اگر کسی کو یہ رسید بک مل جائے تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

بازیافتہ بالی

○ مورخہ ۷۔۹۔۹۴ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک عدد سونے کی بالی ملی ہے۔ جس کی ہو وہ زعیم خدام الاحمدیہ کوارٹرز تحریک جدید سے نشانی بتا کر حاصل کر سکتا ہے۔

بازیافتہ سائیکل

○ مورخہ ۲۶۔۸۔۹۴ کو کوئی صاحب اپنا سائیکل پیکو UQ27827 احاطہ دفتر انصار اللہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ سائیکل بطور امانت دفتر میں رکھا ہوا ہے۔ جس دوست کا ہو قائد عمومی صاحب انصار اللہ پاکستان سے حاصل کریں۔

بقیہ صفحہ ۱

کو حاصل کرو گے۔ ہر دنیوی نعمت کی ایسی ہی مثال ہے۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صحت کے علاوہ عزت ہے۔ دنیوی مال و دولت ہے دنیا کی اولاد ہے۔ خاندان میں۔ عافیت کی فضاء ہے وغیرہ وغیرہ ہر چیز جو موجود ہے خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو۔ لیکن مجھ سے لے کر میری خوشنودی کے لئے میری بتائی ہوئی راہ پر اسے خرچ کرو۔

(از خطبہ ۲۔ نومبر ۱۹۷۹ء)

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
DIGESTINE
ڈائی جیسٹین
قیمت -/15 روپے
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر طاہر ہومیو پیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211263
فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 14- ستمبر-1994ء
گرمی کا اثر ابھی جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کی طرف سے کراچی سے شروع ہونے والا ٹرین مارچ پشاور میں جاکر اختتام پذیر ہوگیا- ٹرین مارچ کے دوسرے مرحلے میں لاہور سے پشاور تک کاروان نجات کا بھرپور استقبال کیا گیا- ریلوے اسٹیشنوں پر لوگوں کا ہجوم رہا- لوگ پٹڑی پر لیٹ کر ٹرین روکتے رہے- گوجرانوالہ سٹیشن پر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی- گجرات میں بھی شاندار استقبال ہوا- لالہ موسیٰ میں طلبہ اور خواتین نے ٹرین کو روکے رکھا- پلیٹ فارم پر ہوائی فائرنگ بھی ہوئی- پشاور پہنچنے کے بعد جلسہ عام منعقد کیا گیا پشاور سٹی ریلوے سٹیشن پر ہزاروں لوگ جمع تھے- صدر ریلوے اسٹیشن پر چراغاں کیا گیا تھا- نوشہرہ میں پیر صابر شاہ اور بیگم نسیم ولی خان نے ہزاروں لوگوں کے ساتھ خوش آمدید کہا- راولپنڈی گوجرانوالہ' سمیت کئی سٹیشنوں پر نواز شریف خطاب نہ کرسکے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام نے فیصلہ دے دیا ہے اب حکمرانوں کو بوریا بستر گول کرنا پڑے گا- انہوں نے اعلان کیا کہ اب حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی جائے گی- حکومت کو چاہئے کہ وہ عزت کے ساتھ رخصت ہو جائے ورنہ برا حشر ہو گا- حکمران اقتدار چھوڑ دیں اور نئے انتخابات کرائیں- تحریک نجات پر عوام نے دل و جان ونچھاور کر دیئے یہ ہماری انتخابی مہم نہیں بلکہ حکومت پر عدم اعتماد ہے-

○ اپوزیشن لیڈر غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ عوامی ریفرنڈم ہو چکا ہے حکومت مستعفی ہو جائے- مسٹر ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا کہ وٹو اس طرح کا ٹرین مارچ کر کے دکھادیں تو ہم ان کی حمایت کر دیں گے- مسٹر پرویز الٰہی نے کہا کہ پیپلز پارٹی تحریک نجات کی مقبولیت سے بوکھلا اٹھی ہے-

○ مسٹر نواز شریف نے بے نظیر بھٹو کو بھاٹی گیٹ میں مقابلے کا چیلنج دے دیا ہے- انہوں نے کہا کہ اب میں نے قدم بڑھا دیا ہے اب میری جائیداد لوٹ لیں جان سے مار ڈالیں میرا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کا ٹرین مارچ ناکام رہا- حکومت نہیں بدلے گی- ان کے ٹرین مارچ میں اتنے لوگ بھی نہیں آئے جتنے ان کے جلسوں میں آتے تھے- ان کے استقبال سے صاف واضح ہوگیا ہے کہ ان کی مقبولیت کر رہی ہے- عوام ان کی سیاست کو پسند نہیں کرتے- ہم نے کسی کو گرفتار کیا نہ مارچ میں جانے سے روکا- لیکن اگر ان لوگوں نے شائستگی کی حدود پار کیں تو یادگار سبق سکھائیں گے- نواز شریف جمہوری نظام سے نجات کی جدوجہد کر رہے ہیں انہیں کچھ نہیں ملے گا نواز شریف کی آرزو پاکستان کے عوام پوری نہیں ہونے دیں گے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ایک دو ٹرین مارچوں کے بعد ان کے ساتھی ساتھ چھوڑ جائیں گے- انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مذاکرات اور تعلقات کار کے متعلق میں وہی کچھ کر سکتا ہوں جس کی مجھے آئین اور حالات اجازت دیں- تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی- اگر ایک فریق نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کسی صورت میں رولز کے تحت کھیلنے کے لئے تیار نہیں ہے تو کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا- اگر چیلنج کر کے وہ کوئی خاص راہ اپنا سکتے ہیں تو یہ قانون کے مطابق ان کا حق ہے- انہوں نے کہا کہ اگر ٹرین مارچ پرامن ہے تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں-

○ سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے ایک زبردست نیا تہلکہ خیز انکشاف کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کی وزارت عظمیٰ کے دور میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ اور آئی ایس آئی (فوج کا خفیہ ادارہ) کے سربراہ جنرل اسد درانی نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ بعض خفیہ آپریشنز کے لئے فنڈز حاصل کرنا ہیں اس لئے خفیہ طور پر منشیات کی سمگلنگ کی اجازت دی جائے اس میں پاکستان کا نام کہیں نہیں آئے گا بااعتماد تیسرے فریق کے ذریعے معاملہ طے ہو گا- لیکن میں نے سختی سے منع کر دیا یہ بات امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہوئی ہے-

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے مسٹر نواز شریف کے الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس الزام تراشی سے ملکی سلامتی کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں- اس شرانگیز الزام تراشی کا مقصد پاک فوج کے تقدس کو عوام کی نگاہوں میں گرانا ہے- ہمارے دشمن افواج پاکستان کے خلاف مہم جوئی بھی کر سکتے ہیں- انہوں نے کہا کہ نواز شریف دوبارہ وزیر اعظم بننے کے لئے تمام اخلاقی ضابطے پامال کر رہے ہیں- ایسے عناصر ملکی مفاد کو بھی داؤ پر لگا سکتے ہیں عوام ان کی حوصلہ شکنی کریں- انہوں نے کہا کہ ہم کبھی بھی اتنے غیر ذمہ دار نہیں رہے- پاکستانی سیاست دان جب اقتدار سے ہٹ جاتے ہیں تو طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں- جنرل اسد درانی نے جو آج کل جرمنی میں سفیر ہیں کہا کہ ایک سابق وزیر اعظم کی طرف سے ایسا بیان ایک بھیانک غیر ذمہ داری ہے-

○ ایم کیو ایم کے حکومت سے مذاکرات کے بارے میں اخبارات میں دو مختلف خبریں شائع ہوئی ہیں ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ ایم کیو ایم سندھ کی گورنری اور وزارتوں کے مطالبے سے دستبردار ہو گئی ہے- اب وہ اس کوشش میں ہے کہ وہ آپریشن کلین اپ ختم کرائے گرفتار رہنماؤں کی رہائی اور مقدمات پر نظر ثانی کرائے- دوسری خبر میں کہا گیا ہے کہ ایم کیو ایم کو گورنری اور تین صوبائی وزارتوں کی پیشکش کی جائے گی- کاروان نجات میں حصہ نہ لینے پر نرم پالیسی کا فیصلہ کیا گیا ہے- حکومت سندھ کو ہدایات جاری کر دی گئیں-

○ کراچی میں دہشت گردوں نے فائرنگ کے ذریعے ہسپتالوں پر حملے کئے- پولیس مقابلے میں ڈاکٹر سمیت ۵- افراد ہلاک ہو گئے- شاہراہ قائدین پر نامعلوم افراد نے گلیوں سے نکل کر گاڑی پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی- نیو کراچی' ناظم آباد' ملیر' سعود آباد' سولجر بازار' بغدادی اور صدر میں فائرنگ ہسپتال اور کلینک پر حملے اور پولیس مقابلے ہوئے- نامعلوم کار سواروں نے نیو کراچی سیکٹر ۵ ڈی کے شمس ہسپتال میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے ایک ملازم ہلاک اور ایک مریض زخمی ہو گیا- لانڈھی میں ڈاکوؤں اور شہریوں کے درمیان پولیس مقابلہ ہوا دو ملزموں کو زخمی حالت میں گرفتار کر لیا گیا-

○ رکن قومی اسمبلی میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ اب "کاؤنٹ ڈاؤن" شروع ہو گیا ہے ہماری دعائیں نواز شریف کے ساتھ ہیں- انہوں نے کہا کہ اب تحریک عدم اعتماد پیش کی جائے گی- انہوں نے کہا کہ تحریک استقلال جونیجو لیگ میں بھرتی ہو گئی ہے پیپلز پارٹی جلد یا بدیر اس کو بھی رسوا کرے گی-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو مراکش کا دورہ مکمل کرنے کے بعد سپین کے دارالحکومت میڈرڈ پہنچ گئی ہیں- انہوں نے کہا کہ مراکش مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کی حمایت کرتا رہے گا- شاہ حسن ثانی اور وزیر اعظم فلالی سے مفید مذاکرات ہوئے ہیں-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری کے دورہ ایران کے اختتام پر دونوں ملکوں کی طرف سے جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ کشمیر میں مظالم علاقہ میں کشیدگی کا باعث ہیں- مسجد ابراہیمی کو تقسیم کرنے کی سازش پر عمل درآمد کو روکنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر اقدامات کئے جائیں-

○ ۴ ملکی ٹورنامنٹ میں سری لنکا نے آسٹریلیا کو چھ وکٹوں سے ہرا دیا وہ اس سے قبل پاکستان کو بھی ہرا چکا ہے-

○ اسرائیل اور فلسطینی تنظیم آزادی کے درمیان دو ارب ڈالر کی مالی امداد ملنے کے لئے سمجھوتہ طے پا گیا ہے-

اراضی برائے فروخت

ایک مربع اراضی جس میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے
اور مٹھے و مالٹے کا باغ موجود ہے- ربوہ سے
۴ میل کے فاصلہ پر ریلوے لائن کے ساتھ
نہایت باموقع جگہ پر واقع ہے-
مزید معلومات کیلئے
بشیر احمد شاہد- دارالصدر غربی ربوہ
یا معرفت دفتر الفضل رابطہ فرمائیں

مفید اور مؤثر دوائیں
زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت مفید
اور مؤثر علاج

قند شفاء ، **حب سعال**
جوشاندے کا انسٹنٹ کھانسی اور گلے کی خرابی
پوڈر قیمت 12/- فی ڈبی کیلئے چوسنے کی گولیاں
قیمت 10/- فی ڈبی
بیماری نہ ہو تو پیش بندی کے طور پر بھی
استعمال کی جاسکتی ہے
مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ، 211538

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب،
دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے- تھکن اور
جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت
کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے
قیمت 40/- روپے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 211283-04524 - 77-04524
فیکس: 212299-04524